Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۴ رجب ۱۳۹۳ھ ۲۴ ماہ ظہور ۱۳۵۲ ہش ۲۴ اگست ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۹۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال لندن میں قیام فرما ہیں اور اہم مہمات دینیہ میں مصروف ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور غیر معمولی کامیابیوں کے ساتھ بخیریت واپسی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ انچارج مبلغ امریکہ مشن نے اطلاع دی ہے کہ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں کو اپنڈکس کا اندیشہ ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکالت تبشیر)

محترم قائمقام صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک اسلام آباد کو مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کے لئے ۳۱ فتح ۱۳۵۲ ہش (۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء) تک ناظم انصار اللہ ضلع راولپنڈی مقرر فرمایا ہے۔ مجالس نوٹ فرمالیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

برادرم مکرم عبدالغفار صاحب شاہد بہاولپوری کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۹ اگست بروز جمعرات پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام وسیم احمد تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ نومولود کے نیک، دیندار، اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔ اور یہ کہ خدا تعالیٰ بچے کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(حمید علی ظفر۔ وکالت تبشیر۔ ربوہ)

ابھی تک ہزاروں انسانی جانیں دریا کے نرغہ میں ہیں

آج تیسرے روز بھی پاک فوج کے جوانوں نے مصیبت زدگان کی تلاش و امداد جاری رکھی

کمشنر صاحب سرگودھا محصور لوگوں کیلئے ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ خوراک گرانے کا انتظام کروا رہے ہیں

ربوہ ۲۱ اگست۔ جیسا کہ قبل ازیں خبر دی جا چکی ہے پاک فوج کے دو صد جوان میجر شفقت چیمہ کی قیادت میں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے یہاں پہنچے تھے بڑی ہمت اور جانفشانی کے ساتھ مصروف عمل ہو چکے ہیں اس وقت تک وہ دریا کے اوپر طالب والا پتن تک اور نیچے ٹھٹھی بالا راجہ تک کا جائزہ لے چکے ہیں۔ شمال میں فوج کا امدادی کیمپ بخش والا میں قائم ہے۔ اس کے ماتحت تین میل اوپر چنگڑاں والا میں اور تین میل نیچے ڈمن ہرلال میں دو سب کیمپ بھی لگا دیئے ہیں۔ ادھر جنوب میں ٹھٹھی بالا راجہ میں ایک کیمپ ہے۔

آج صبح کی اطلاعات مظہر ہیں کہ بخش والا سے اوپر اور ٹھٹھی بالا راجہ کے نیچے کی طرف ابھی ہزاروں آدمی دریا کے نرغے میں گھرے ہوئے ہیں اور بھوک اور بیماری کا شکار ہو رہے ہیں۔ سرگودھا سے جو راشن بھی یہاں پہنچتا ہے فوج بڑی مستعدی سے مصیبت زدگان میں تقسیم کر دیتی ہے۔

اس اطلاع کے ملتے ہی اہل ربوہ کی طرف سے راشن کی پہلی کھیپ جو ۲۵ من آٹا اور اچار پر مشتمل تھی فوج کی وساطت سے کیمپوں تک پہنچا دی گئی۔

علاوہ ازیں طبی امداد اور جائزہ کے لئے رضاکاروں کی پارٹیاں بھی بھجوائی گئیں۔ یہ امداد اس وقت تک جاری رہے گی جب تک حکومت کی طرف سے مناسب متبادل انتظام نہ ہو جائے۔

اس خبر کے ملتے ہی ٹیلیفون پر کمشنر صاحب سرگودھا ڈویژن سے رابطہ پیدا کیا گیا اور انہوں نے فوری طور پر ہدایات جاری کر دیں کہ کل ۲۲ اگست سے ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ متاثرہ علاقوں میں خوراک گرائی جائے۔

ہمارے جو رضاکار جائزہ لے کر واپس آئے ہیں وہ اس امر پر بہت اطمینان اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ پاکستانی فوج کے جوان نہایت عمدہ منصوبہ بندی کے ساتھ تمام علاقہ کا چپہ چپہ چھان رہے ہیں۔ اور قوی امید ہے کہ اس طریق پر ایک دو روز کے اندر ہی کوئی ایسا شخص باقی نہ بچے گا جو آنکھوں سے اوجھل رہنے کی بناء پر مدد سے محروم رہ گیا ہو۔

اللہ تعالیٰ ان جیالے جوانوں کو اس سے بھی بڑھ کر قوم اور وطن کی خدمت کی توفیق بخشے اور وطن کے ان محافظوں کا وہ خود حافظ و ناصر ہو۔

انٹرویو برائے داخلہ جامعہ احمدیہ

میٹرک پاس یا اس سے زیادہ تعلیم رکھنے والے نوجوان جو جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ بجا لانے کے خواہشمند ہوں وہ فوری طور پر دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ اور ۱۱ ستمبر کو ۸½ بجے صبح وکالت دیوان میں تشریف لے آئیں (وکیل الدیوان)

سیلاب زدگان کے مستقبل کی بحالی کیلئے مثبت اقدام کی ضرورت

ربوہ کے امدادی مرکز نے اس سلسلہ میں جامع منصوبہ مرتب کر لیا

ربوہ ۲۱ اگست۔ سیلاب کا زور ختم ہونے کے بعد سیلاب زدگان کی فوری امداد کا رخ تبدیل ہو رہا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ان مصیبت زدہ افراد کے مستقبل کی بحالی کے لئے مثبت اقدام کیا جائے۔ ربوہ کے امدادی مرکز نے اس سلسلہ میں ایک جامع منصوبہ مرتب کیا ہے اس میں پہلے مرحلہ پر نقصانات کا جائزہ ہے۔ — ربوہ کے ماحول میں تو جائزے کا کام قریب قریب مکمل ہو گیا ہے ساتھ ہی ساتھ پاکستان کے تمام متاثرہ علاقوں میں جماعت احمدیہ کے امدادی کیمپوں کو بھی جائزہ فارموں کی نقول بطور نمونہ بھجوائی جا رہی ہیں۔ ان کو ہدایت کی گئی ہے کہ یہ جائزے احتیاط سے مکمل کر کے مقامی حکام کو دیں اور مرکز کو کوائف کا خلاصہ بھجوا دیں۔

پبلشر:۔ مسعود احمد پرنٹر۔ سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ ۱۵

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر انگلستان کے کوائف

عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے لیکن تکان کا اثر اب تک ہے

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور سفر کے بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں!

:(محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے):

مکرم چوہدری محمد علی صاحب اپنی رپورٹ محررہ ۲ر اگست ۱۹۷۳ء میں (جو انہوں نے لنڈن سے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں ارسال کی ہے) تحریر فرماتے ہیں:- (ادارہ)

لنڈن ۲ر اگست ۱۹۷۳ء :-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عام صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ لیکن حضور پہ تکان کا اثر اب تک ہے۔ تمام احباب جماعت اور بہنیں حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خصوصی دعائیں فرماتے رہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں اور سفر کے بابرکت ہونے اور بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے کے لئے دعائیں جاری رکھنے کا ارشاد فرماتے ہیں۔

آج حضور نے قبل از دوپہر ۴۸ افراد سے بتفصیل ذیل فرداً فرداً ملاقات فرمائی۔

انگلستان : ۴۲
مغربی جرمنی (فرینک فرٹ) : ایک
کینیا (نیروبی) : دو
ڈنمارک : دو
نائیجیریا : ایک

ملاقات کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں۔ پانچ بجے شام حضور نے Cockpit restaurant "کاک پٹ ان" میں چائے نوش فرمائی۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کے علاوہ سولہ احباب کو حضور کے ہمراہ جانے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ ریسٹورنٹ جو Windsor Castle ونڈسر کیسل کے قریب ہے اور Eton کے علاقے میں ہے ۱۴۲۰ء میں قائم ہوئی تھی اور اب تک موجود ہے۔ ریسٹورنٹ جاتے وقت راستے میں Eton ایٹن کا وہ مشہور اور قدیم پبلک سکول بھی سڑک کے دونوں جانب نظر آتا ہے جس کے متعلق ڈیوک آف ولنگٹن کا یہ مقولہ مشہور ہے کہ واٹرلو کا معرکہ ایٹن کے کھیل کے میدانوں میں سر ہوا تھا۔ ریسٹورنٹ کی دیواروں پہ بعض خطوط اور اعلانات کے اصل مسودات آویزاں ہیں جو تاریخی نوادرات میں شمار ہوتے ہیں مثلاً Lady Jane Grey لیڈی جین گرے کے متعلق اعلان کہ وہ انگلستان کے تخت و تاج کی مالک ہیں اور ملکہ ہیں۔ یہ اعلان اکیس مئی ۱۵۵۳ء کو ہوا تھا۔ جب لیڈی جین کی شادی لارڈ ڈڈلے سے ہوئی۔ اور لیڈی جین گرے انگلستان کی ملکہ قرار دی گئی۔ مشہور ہے کہ لیڈی جین گرے اپنے ملکہ ہونے کا اعلان سن کر بے ہوش ہو گئی تھی۔ ایک دیوار پہ نپولین کی وہ تاریخی تحریر آویزاں ہے۔ جس میں اس نے واٹرلو کی جنگ میں شکست کے بعد اٹھارہ جون ۱۸۱۵ء کو فرانس کے تاج و تخت سے دستبرداری کا اعلان کیا ہے۔ ریسٹورنٹ کے مالک نے ریسٹورنٹ کی طرف سے تمام پارٹی کو ایک ایک کارڈ بھی تحفتاً پیش کیا۔ کارڈ پر ریسٹورنٹ کی تصاویر چھپی ہوئی ہیں۔ واپسی پر حضور ایدہ اللہ ونڈسر کاسل بھی تشریف لے گئے۔

حضور نے محل کو باہر سے ہی ملاحظہ فرمایا۔ محل اگرچہ سلطنت برطانیہ کی عظمت کا نشان ہے۔ لیکن الحمرا کے سامنے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ اور بالکل بھدا معلوم ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگرچہ الحمراء انسانی ہاتھوں کی لوٹ کھسوٹ کا تختہ مشق بنا رہا، اس کے ہیرے جواہرات اور سونے سے بنے ہوئے نقش و نگار اتار لئے گئے۔ پھر بھی اس کا حسن و خوبی دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ حضور نے امام بشیر احمد رفیق صاحب سے ارشاد فرمایا کہ اس عربی خط کا متن حاصل کیا جائے جس میں ایک مسلمان اندلسی جرنیل نے حکومت کو انگلستان کا جائزہ لینے کے بعد یہ رپورٹ ارسال کی تھی کہ یہ دلدلی علاقہ ہے۔ مچھر بہت ہیں۔ لوگ سخت گندے اور وحشی ہیں۔ اس لئے انگلستان پر قبضہ کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ ایک رپورٹ کے مطابق اس خط کو ۱۹۷۰ء کے شروع میں یا اس سے ذرا پہلے ٹیلیویژن پر بھی دکھایا جا چکا ہے۔ ونڈسر کاسل میں برازیل سے آنے والے بعض زائرین نے حضور سے اجازت چاہی کہ حضور کے ساتھ فوٹو کھنچوائیں جس کی حضور نے اجازت مرحمت فرمائی۔ نیز انہیں دعوت دی کہ وہ اگلے سال سیاحت کے لئے پاکستان آئیں۔

ونڈسر کاسل سے واپسی پر Runny mede "رنی میڈ" میں توقف فرمایا۔ اور دریائے ٹیمز کے کنارے وہ جگہ بھی ملاحظہ فرمائی جہاں انگلستان کے بادشاہ "جان" نے میگنا کارٹا پہ جو انگلستان کی تاریخ میں آزادی کی عظیم دستاویز تصور کی جاتی ہے دستخط کئے تھے۔ ٹیمز کے راستے دو منزلہ کشتیوں کی آمد و رفت کو دیکھ کر حضور نے کشتی کے سفر پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ انشاء اللہ کسی دن کشتی کے ذریعے سفر کریں گے۔ "رنی میڈ" سے حضور مشن ہاؤس میں آٹھ بجے شام واپس پہنچ گئے۔

(خاکسار محمد علی)

قطعات

کھلے دل کا کنول تیری صبا سے
تری شبنم سے اِس گُل کی نمو ہو

مرے آفاق پہ تیری سحر ہو
مرے گلشن میں تجھ سے رنگ و بُو ہو

کھلے جب نور کے تڑکے مری آنکھ
شگوفوں میں تبسم ریز تُو ہو

نسیم صبحدم میں ہو تری سانس
مری جاں میں تری مستانہ بُو ہو

مجھے جلوت میں تیری جستجو ہو
مجھے خلوت میں تجھ سے گفتگو ہو

مجھے تسکین دے تیری محبت
مرا مقصودِ ہستی تُو ہی تُو ہو

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل روزنامہ ربوہ
مورخہ ۲۴ ظہور ۱۳۵۲ش

ہولناک سیلاب اور قوم کا فرض

آجکل ہمارا ملک اور پوری قوم پنجاب کی تاریخ کے ہولناک ترین سیلاب اور اس کی تباہ کاریوں اور ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے سنگین مسائل سے دوچار ہے۔ ان تباہ کاریوں کے ابتدائی اندازے کی جو تفصیلات وفاقی وزیر خزانہ اور سیلاب کی امدادی کمیٹی کے چیئرمین جناب ڈاکٹر مبشر حسن نے غیر ملکی سفارتی نمائندوں اور اخبار نویسوں کو بتائی ہیں وہ اس امر کی آئینہ دار ہیں کہ اس وقت قوم ایک عظیم مصیبت میں مبتلا ہے اور ایک طویل عرصہ تک وہ اس کے ناگزیر اثرات سے دوچار رہے گی۔ وفاقی وزیر خزانہ کی بیان کردہ تفصیلات کے مطابق اس سیلاب سے اسی لاکھ سے زائد افراد متاثر ہوئے ہیں۔ ایک کروڑ اسی لاکھ ایکڑ رقبہ زیر آب آیا۔ دس ہزار گاؤں اور چالیس ہزار دیہات متاثر ہوئے، دس لاکھ ٹن سے زیادہ اناج پانی میں بہہ گیا۔ ۷۵ لاکھ ایکڑ زمین پر کھڑی فصلیں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں جس سے اڑھائی ارب روپے کا نقصان ہوا۔ دس لاکھ سے زیادہ مکانات تباہ ہوئے، دریاؤں اور نہروں پر قائم پانچ ہیڈورکس کو شدید نقصان پہنچا، پندرہ بڑی بڑی نہروں کے جگہ جگہ سے کنارے اور بند ٹوٹ پھوٹ گئے، ریلوے کے چار پل سیلاب نے توڑ دئے۔ جبکہ سڑکوں کے چار بڑے پل بہہ گئے، ساڑھے تین سو میل لمبی پکی سڑکیں تباہ ہوئیں اور سات سو میل لمبی سڑکوں کو نقصان پہنچا، سیلاب زدہ علاقوں میں وبائی امراض کی روک تھام کے لئے ایک کروڑ افراد کو فوری طور پر طبی امداد کی ضرورت ہے، ہیڈورکس اور پلوں کی تعمیر اور مرمت کے لئے کروڑوں کروڑ روپے درکار ہیں۔

سیلاب کی تباہ کاریوں اور ان کے نتیجہ میں ہونے والے نقصانات کا یہ محض ابتدائی اندازہ ہے پھر اس میں جانی نقصان کا اندازہ شامل نہیں۔ وہ بھی یقیناً غیر معمولی طور پر زیادہ اور مالی نقصان سے کہیں بڑھ کر اندوہناک ہوگا۔ ظاہر ہے جب تباہ کاریوں اور جانی و مالی نقصانات کی اصل تفصیلات مرتب ہو کر سامنے آئیں گی وہ اس ابتدائی اندازے سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہی ہوں گی۔ اس صورتِ حال نے پوری قوم کو سیلاب زدگان کی آبادکاری نیز دیہی اور شہری معیشت کی از سر نو بحالی کے لاتعداد سنگین مسائل سے دوچار کر دیا ہے۔ ان مسائل کو خاطر خواہ طریق پر حل کرنے کے لئے پوری قوم کا متحد اور یکجان ہو کر پوری ہمت و استقامت اور عزم و حوصلہ کیساتھ حالات کا مقابلہ کرنا اور اس ضمن میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا از بس ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے امدادی فنڈ قائم کر کے تمام ہموطنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس فنڈ میں دل کھول کر رقوم جمع کرائیں اور اس طرح قومی سطح پر جو آفت نازل ہوئی ہے اس کا باہمت زندہ اور فعال قوم کی طرح مقابلہ کریں۔ اس سلسلہ میں دیگر قومی زعماء اور بااثر لوگوں اور مختلف تنظیموں اور اداروں کی طرف سے بھی اپیلیں کی گئی ہیں اور ہمیں یقین ہے قوم کا کوئی طبقہ بھی کڑی آزمائش کے اس آڑے وقت میں پیچھے نہیں رہے گا اور حتی المقدور سب ہی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور عملاً رضاکارانہ خدمت کی نہایت عمدہ مثال قائم کر دکھائیں گے۔ چنانچہ اس وقت تک عوام کی طرف سے جس ردّعمل کا اظہار ہوا ہے وہ کچھ کم حوصلہ افزا نہیں ہے۔

البتہ پنجاب کی تاریخ کے اس ہولناک ترین سیلاب کا ایک اور پہلو بھی ہے اور ہر چند کہ وہ سب سے بھی بنیادی اہمیت کا حامل ہے اس کے باوجود اس کی طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ قومی سطح پر اس کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی تو غلط نہ ہوگا۔ وہ پہلو یہ ہے کہ کوئی بھی آسمانی آفت ناگہانی نازل نہیں ہوتی۔ وہ اسی وقت ہی نازل ہوتی ہے جب اس کے نزول کی ظاہری اور باطنی وجوہات پہلے سے معرضِ وجود میں آکر اس کے نزول کا جواز مہیا کر دیتی ہیں۔ پھر جو آفت بھی نازل ہوتی ہے وہ خدا تعالےٰ کے ارادے اور فیصلہ کے بموجب نازل ہوتی ہے کیونکہ یہ ایک ابدی صداقت ہے کہ زمین پر کچھ نہیں ہوتا جب تک آسمان پر اس کا فیصلہ نہ ہو۔ پس یہ آفت بھی خدائی فیصلہ اور اس کے اذن کے مطابق نازل ہوئی ہے اور کیوں ہوئی ہے؟ اس کا جواب ہم اپنی طرف سے نہیں دینا چاہتے بلکہ ایک ایسی معروف شخصیت کی طرف سے اس کا جواب پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں جس کا شمار اس زمانہ کے "علماء" میں ہوتا ہے۔ ہماری مراد مولانا ابو الاعلیٰ مودودی سے ہے۔ انہوں نے بعض سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کرنے اور سیلاب کی ہولناک تباہ کاریوں کا منظر دیکھنے کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:-

"یہ اللہ تعالےٰ کا قہر ہے جو اُن قوموں پر نازل ہوتا ہے جو مسلسل حکم عدولی کرتی ہیں"۔
(روزنامہ "جنگ" راولپنڈی، ۲۳ اگست ۱۹۷۳ء)

ہم فی الوقت اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ مسلسل کی جانے والی وہ کونسی حکم عدولی ہے جس کی وجہ سے خدا تعالےٰ کا قہر اس ہولناک سیلاب کی شکل میں نازل ہوا ہے۔ جس بات کی طرف ہم توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اتنی ہولناک تباہی اور اتنے عظیم قومی المیہ پر ہمت و استقامت اور عزم و استقلال کے مظاہرہ کے ساتھ ساتھ پوری قوم کے دل خشیت الٰہی سے پگھل جانے چاہئیں اور پوری قوم کو خدا تعالےٰ کے حضور گڑگڑا گڑگڑا کر یہ دعائیں مانگنی چاہئیں کہ وہ انہیں ان افعال سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی ناراضگی اور سیلاب کی شکل میں اس کے قہر کے نزول کا موجب ہوئے ہیں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ لوگ ایک کام کو اپنے طبعی میلان کے مطابق اچھا کام سمجھ کر کر رہے ہوتے ہیں لیکن وہ خدا کی نگاہ میں نہ صرف یہ کہ اچھا نہیں ہوتا بلکہ اس کی غیرت کو جوش میں لانے والا ہوتا ہے اور اس طرح نزول قہر کا موجب بن جاتا ہے۔ پس خشیت الٰہی سے معمور ہو کر تضرع اور ابتہال کے رنگ میں دعائیں یہ کرنی چاہئیں کہ خدا تعالےٰ ان افعال سے بچاتے ہوئے جو اس کی ناراضگی مول لینے کا موجب ہوئے ہیں اور اس عمل نیک کی توفیق بخشے جو اس کے رحم کو جوش میں لانے والا ہو اور جس کے نتیجہ میں اس کے خطا کار بندے اس کی امان اور حفاظت میں آکر آئندہ اس کے قہر سے بچے رہیں۔

موجودہ آفت کی وجہ سے قہر الٰہی کے نزول کی موجودہ گھڑی میں پوری قوم کے دلوں کا خشیت الٰہی سے معمور ہو کر اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرنا از بس ضروری ہے بصورت دیگر اس سے بھی زیادہ ہولناک تباہی رونما ہو کر مبتلائے آلام کر سکتی ہے قرآن مجید اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ امم گزشتہ میں جو قومیں قہر الٰہی کے ایسے نمونوں کو محض طبعی اسباب و عوامل کا نتیجہ قرار دے کر خاطر میں نہ لاتی رہیں اور انہوں نے اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور اپنے اندر کوئی پاک تبدیلی نہ کی ان کے لئے قہر الٰہی کے یہ چھوٹے چھوٹے نمونے ایک ہولناک عذاب کا پیش خیمہ ثابت ہوئے بغیر نہ رہے ایک ایسا عذاب جو اَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ کا مصداق تھا۔ پس موجودہ حالات میں قوم کا یہ بھی ایک اہم فرض ہے کہ وہ خشیتِ الٰہی سے معمور ہو کر خدا تعالےٰ کے حضور جھکے اور ان افعال و اعمال یا بالفاظ دیگر اس مسلسل حکم عدولی سے بچے جو موجودہ قہر الٰہی کے نزول کا موجب ہوئی ہے اور مسلسل دعائیں کرے کہ خدا تعالےٰ اسے اس حکم عدولی سے بچائے جو وہ مسلسل کرتی چلی آرہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہماری قوم کا حافظ و ناصر ہو۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

نئے وعدے نہیں لینے وصولی ہی کرنی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ پر روانہ ہونے سے قبل جو مکتوب گرامی امراء اور مربی صاحبان کو "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" سے متعلق بھجوایا تھا اس میں تحریر فرمایا:-

"اس تین سال کے عرصہ میں اللہ تعالےٰ نے جن کو روزگار دے دیا یا ان کے کاروبار میں ترقی عطا فرمائی اور وہ پہلے یا تو تحریک میں حصہ نہ لے سکے تھے یا موجودہ حیثیت کے مطابق حصہ نہ لیا تھا ان سے زائد وصولی کر کے اپنا بجٹ بھی پورا کر دیں اور اس سے دس فیصد زائد بھی کر دیں۔ نئے وعدے نہیں لینے وصولی ہی کرنی ہے"

پس اس کے مطابق اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتِ اولاد

مکرم مولوی سجاد احمد صاحب خالد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم خوشاب

اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم میں اپنے بندوں کو تاکیدی ارشاد ہے۔

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

(التحریم)

یعنی اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔ اس آیت کریمہ میں جہاں مومنوں کو خدا کی ناراضگی کی آگ سے بچنے کے لئے تدبیر کرنے کے لئے تاکید کی گئی ہے۔ وہاں ساتھ ہی اپنے اہل وعیال کا بھی ذمہ دار قرار دیا گیا ہے گویا انہوں نے صرف اپنی ہی اصلاح نہیں کرنی بلکہ اپنے اہل وعیال اور اپنی آئندہ نسلوں کی اصلاح کی ذمہ داری بھی نبھانی ہے۔

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ کسی قوم کی ترقی کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس کی اگلی نسل کی تربیت کا عمدہ انتظام ہو تاکہ آئندہ آنے والی نسل عمدہ تربیت پاکر اپنے سے پہلوں کے جاری کئے ہوئے کام کو سنبھالے اور اسے مزید ترقی دینے کے قابل ہو سکے۔

تربیتِ اولاد سے محض یہ مراد نہیں کہ اولاد کو دنیوی جاہ و منصب کے حصول کیلئے تیار کیا جائے بلکہ قرآن اور حدیث کی روشنی میں اسلامی اخلاق و آداب کا شروع سے ہی سکھانا مراد ہے۔ اور اس میں اسلامی تعلیم سے کما حقہ آگاہ کرنا۔ آداب معیشت۔ آداب نخل نماز روزہ کی پابندی۔ آدابِ گفتگو۔ آدابِ معاشرہ و قانون۔ دیانتداری۔ فرائض منصبی کی ادائیگی۔ محنت کشی۔ لوگوں کو نفع پہنچانا اور ان سے حسن معاملہ کرنا یہ سب باتیں تربیتِ اولاد میں داخل ہیں۔ اور جیسا کہ یہ بات تجربہ شدہ ہے بچے کی تربیت کے لئے بہترین زمانہ بچپن کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس عمر میں انسان کے دل و دماغ کی تختی بالکل صاف ہوتی ہے جس قسم کا نقش ایک بچے کے دل میں جما دینگے۔ بعد کے زمانہ میں اس کا مٹانا آسان نہیں ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا:-

اَلْعِلْمُ فِی الصِّغَرِ كَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ

یعنی بچپن میں سیکھی ہوئی بات گویا پتھر پر لکیر ہوتی ہے۔ جس کا نقش دیر تک قائم رہتا ہے۔ اور آسانی سے نہیں مٹتا۔

غرض بچپن کی تربیت ہی وہ بنیاد ہے جس پر بعد میں انسان کے خیالات اور کردار کی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ یہی مضمون بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے جب داڑھی نکل آئی تب ضَرَبَ یَضْرِبُ یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک ہوگا۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔ انسانی عمر کے کسی دوسرے حصہ میں ایسا حافظہ کبھی نہیں ہوتا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں ابھی تک یاد ہیں۔ لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں۔ اور قویٰ کے نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دل نشین ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے...... مختصر یہ کہ تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہئے کہ دینی تعلیم ابتدا سے ہی ہو۔ اور میری ابتدا سے ہی خواہش رہی ہے۔ اور اب بھی ہے اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے۔

(ملفوظات جلد اوّل صـ۲۷)

بچے کے کان میں اذان کا حکم دینے سے ماں باپ کو یہ امر سمجھانا مطلوب ہے کہ بچے کی تربیت کا وقت ابھی سے شروع ہو گیا ہے۔ اذان کے علاوہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو بچپن سے آداب سکھانے کا حکم دیا ہے۔ اپنے عزیزوں کو بچپن میں ادب سکھا کر عملی ثبوت دیا ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ امام حسن علیہ السلام جب چھوٹے تھے۔ تو ایک دن کھانا کھاتے وقت آپ نے ان کو فرمایا:-

كُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ

کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

حضرت امام حسن علیہ السلام کی عمر اس وقت اڑھائی برس کے قریب ہوگی۔ ہمارے ملک میں اگر بچہ سارے کھانے میں ہاتھ ڈالتا اور منہ بھر لیتا ہے۔ بلکہ ارد گرد بیٹھے والوں کے کپڑے بھی خراب کرتا ہے۔ تو ماں باپ بیٹھے ہنستے ہیں اور کچھ پرواہ نہیں کرتے یا یونہی معمولی سی بات کہہ دیتے ہیں جس سے ان کا مقصد بچہ کو سمجھانا نہیں بلکہ دوسروں کو دکھانا ہوتا ہے۔

بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرتے ہیں۔ تو ان کو تنبیہہ نہیں کرتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہو جاتے ہیں۔ ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ

ایک لڑکا اپنے جرائم کی وجہ سے پھانسی پر لٹکایا گیا۔ اس کا آخری وقت میں اس نے خواہش کی کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں جب اس کی ماں آئی تو اس نے ماں کے پاس جاکر اسے کہا کہ میں تیری زبان کو چوسنا چاہتا ہوں جب اس نے زبان نکالی تو اسے کاٹ کھایا دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ اس ماں نے مجھے پھانسی پر چڑھایا ہے کیونکہ اگر یہ مجھے پہلے ہی روکتی تو آج میری یہ حالت نہ ہوتی۔

یہ واقعہ بتاتا ہے کہ بچے کی تربیت کی زیادہ تر ذمہ داری ماں پر ڈالی گئی ہے۔ کیونکہ ماں کے دل میں بچے کی بہت زیادہ محبت ہوتی ہے۔ بچہ اپنا اکثر وقت والدہ کے پاس گزارتا ہے۔ ضد بھی کرتا ہے۔ ماں بچے کی ہر ضد کو پورا کرنے کی بھی کوشش کرتی ہے۔ اس لحاظ سے ماں اس بات کی استطاعت رکھتی ہے۔ کہ وہ بچے سے اپنی بات منوا سکے اور صحیح معنوں میں اس کی تربیت کر سکے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تربیتِ اولاد کے متعلق فرماتے ہیں۔

"میں احمدی ماؤں کو خصوصیت کے ساتھ اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے ننھے ننھے بچوں میں خدا پرستی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ وہ انہیں لغو، مخرب اخلاق اور بے سروپا کہانیاں سنانے کی بجائے نتیجہ خیز، مفید اور دیندار بنانے والے قصے سنائیں۔ ان کے سامنے ہرگز کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے بد خلق کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ بچہ اگر نادانی سے کوئی بات خلافِ مذہب اسلام کہتا ہے یا کرتا ہے اسے فوراً روکا جائے اور ہر وقت اس بات کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے قلب میں جاگزیں ہو۔ اپنے بچوں کو کبھی آوارہ نہ پھرنے دو ان کو آزاد نہ ہونے دو کہ وہ حدود اللہ کو توڑنے لگیں ان کے کاموں کو انضباط کے اندر رکھو اور ہر وقت نگرانی رکھو۔"

(الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء)

پھر فرماتے ہیں:-

"اصل ذمہ داری عورتوں پر بچوں کی تعلیم و تربیت کی ہے اور یہ ذمہ داری جہاد کی ذمہ داری سے کچھ کم نہیں اگر بچوں کی تربیت اچھی نہ ہو تو قوم ضرور ایک نہ ایک دن تباہ ہو جاتی ہے پس کسی قوم کی تباہی اور بربادی کا دارومدار اس قوم کی عورتوں پر بھی ہے۔ اگر آج کل کی مائیں اپنی اولادوں کی تربیت اس طرح کریں جس طرح صحابیات نے کی تو کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ ان کے بچے ویسے ہی قوم کے جاں نثار سپاہی بنتے جیسے کہ صحابیات کی اولادیں تھیں۔"

(مصباح ۱۵ جنوری ۱۹۳۹ء)

پس ماؤں کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو بری باتوں سے منع کریں۔ نیکی کی باتیں سکھائیں۔ نماز کی طرف توجہ دلائیں۔ قرآن مجید پڑھانے کی کوشش کریں۔ مختلف ادعیہ سکھلائیں۔

بعض والدین نہایت سخت گیر ہوتے ہیں اور بچے کو مارنا پیٹنا ان کا معمول ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس بعض والدین بچوں کے ساتھ اتنا لاڈ پیار کرتے ہیں کہ بچے بگڑ جاتے ہیں

ایک مرتبہ ایک دوست نے اپنے بچے کو مارا۔ حضور علیہ السلام نے اسے بلایا اور بڑی دردانگیز تقریر فرمائی۔ فرمایا:

"بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔... اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب وقت پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے... مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو" (ملفوظات جلد ۲ صـ۵)

لیکن ان تمام باتوں پر اسی وقت عمل ہو سکتا ہے اور والدین اپنے بچے کی صحیح معنے میں تربیت اسی وقت کر سکتے ہیں جب وہ خود اپنے وجود کو بچوں کے لئے اسوہ حسنہ بنائیں۔ پہلے خود نمازوں کی پابندی کریں۔ قرآن پاک کی تلاوت بچے کے سامنے کریں بلکہ بچے کو اس وقت اپنے پاس بٹھائیں۔ اگر والدین خود ان باتوں پر عمل نہیں کرتے اور بچوں سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان باتوں کو اپنائیں تو یہ بات زیادہ امید افزا نہیں ہے۔

قرآن مجید کی تعلیم کے بھی خلاف ہے کہ ایک بات خود نہ کی جائے اور دوسرے کو اس کے کرنے کی نصیحت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔

(سورۃ الصف آیت ۳، ۴)

یعنی اے مومنو تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کر نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں خدا کے نزدیک اس بات کا دعویٰ کرنا جو تم کرتے نہیں بہت ناپسند ہے۔

اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"سب سے پہلی بات جو بچے کی تربیت کے واسطے ماں باپ کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ بچے کے ذہن میں کسی بدی کی نسبت یہ خیال نہ پیدا ہونے دیں کہ اس کی کوئی اہمیت نہیں تا وہ اس بدی کو حقیر نہ سمجھنے لگ جائے بہت سے ماں باپ ہیں جو دل سے چاہتے ہیں کہ بدی کا اثر ان کے بچوں پر نہ ہو لیکن وہ خود ان کے سامنے ایسا پیش کرتے ہیں کہ بچوں کی نگاہ میں وہ بدی حقیر ہو جاتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے بدی کا خیال ان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً عام طور پر ماں باپ چاہتے ہیں کہ بچہ جھوٹ نہ بولے لیکن خود اس کے سامنے جھوٹ بول لیتے ہیں ...... پہلی غلطی اولاد کی تربیت میں جو والدین سے سرزد ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ گو وہ دل سے چاہتے ہیں کہ اپنے بچوں کو نقص اور عیب سے بچائیں مگر خود پوری پوری احتیاط نہیں کرتے۔"

ایک حکایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک بزرگ کے پاس ایک عورت اپنے بچے کو لے گئی اور کہنے لگی یہ میرا بچہ ہے اور گڑ بہت کھاتا ہے اس کو منع کریں گڑ نہ کھایا کرے وہ بزرگ فرمانے لگے۔ اس کو کل لانا۔ عورت کہنے لگی تین میل سے چل کر آئی ہوں آج ہی اس کو نصیحت کر دیں لیکن وہ بزرگ نہ مانے دوسرے دن وہ عورت بچے کو پھر لائی تو بزرگ کہنے لگے بچے گڑ نہ کھایا کرو وہ عورت کہنے لگی اگر آپ نے اتنی سی بات کہنی تھی تو کل ہی کہہ دیتے۔ وہ بزرگ فرمانے لگے کل میں نے خود گڑ کھایا ہوا تھا اس لئے بچے کو منع نہ کیا کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ اس طرح میری بات بچے پر اثر نہیں کرے گی۔

ایک اور ذریعہ جو بچے کی تربیت میں ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے وہ دعا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میری تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۲)

پھر فرماتے ہیں:-

"ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں پس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۴)

پس دوستو اور عزیزو! خدا کے لئے اس طرف توجہ دو اور اپنے اور اپنی اولاد کے مستقبل کی فکر کرو اور جماعت کے قدم کو پیچھے جانے سے بچاؤ۔ اور ان کے اندر اسلام اور احمدیت کی ایسی شمع روشن کر دو جس سے ہر اگلی نسل کی شمع خود بخود روشن ہوتی چلی جائے۔ اور قرآن کے اس زبردست انذار کو ہمیشہ یاد رکھو

قوا انفسکم واھلیکم نارا

اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے اس ڈرا دینے والے شعر کو بھی نہ بھولو کہ

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

ہفتہ وصولی تحریک جدید کے متعلق رپورٹ

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ یکم اگست سے ۷ اگست تک ہفتہ وصولی تحریک جدید منا چکی ہیں۔ سو تمام سیکرٹریان تحریک جدید ہفتہ کے اختتام پر مجالس خدام الاحمدیہ کا وصول شدہ چندہ جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کا انتظام فرمائیں اور ان کی کارروائی کی مکمل رپورٹ بھی ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم سید عبدالرحیم شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پھگلہ (ہزارہ) سخت بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبداللطیف بہاولپوری حال مقیم ایبٹ آباد)

۲۔ ہماری جماعت بہاولپور کے سیکرٹری مال اور جنرل سیکرٹری مکرم رانا مبارک احمد صاحب اور بہت ہی نہایت مخلص اور محنتی اور سلسلہ کی بے لوث خدمت کرنے والے دوست ہیں ۷ اگست کو بہاولپور سے حاصل عبد جاتے ہوئے جیپ کے حادثہ میں ان کے دائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(غلام احمد خادم۔ مربی سلسلہ احمدیہ ضلع بہاولپور)

۳۔ میری والدہ صاحبہ آج کل بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(سید تنویر احمد شاہ ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین

غلبہ اسلام کی مہم جاری ہے۔ انوار قرآنی دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کا کام تیزی سے ہو رہا ہے۔ ہمدردی نوع انسان کے جذبہ کے ماتحت کئی ہیلتھ سنٹر کام کر رہے ہیں۔ اور ہزاروں مریض فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ درسگاہیں جاری ہیں۔ گویا نصرت جہاں سکیم کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے۔ الحمد للہ کہ مخلصین جماعت کو سکیم کی مالی حالت کو مضبوط کرنے کی طرف بھی توجہ ہے صف اول اور صف دوم کے ان مخلصین کی ایک اور فہرست دعا اور ریکارڈ کی غرض سے شائع کی جا رہی ہے۔ جو سو فی صد وعدے پیسے کر چکے ہیں۔ جزاھم اللہ خیرا فی الدنیا والاخرۃ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمبر شمار	نام معطی	رقم
	صف اول	
۶۴	مکرم شیخ انوار الرسول صاحب مع بیگم صاحبہ رام سوامی کراچی	۵۰۰۰
۶۵	" ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا	۵۰۰۰
۶۶	" سید غلام مجتبیٰ صاحب جہلم حال گھانا افریقہ	۵۰۰۰
۶۷	محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ پروفیسر عبدالقادر صاحب ڈائریکٹر [illegible] نواب شاہ	۵۰۰۰
۶۸	" صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ و بچگان۔ ربوہ	۶۵۰۰
۶۹	" ملک مبارک احمد صاحب مع اہل و عیال ناظم آباد وسطی۔ کراچی	۵۰۱۱
۷۰	" چوہدری منور احمد صاحب یونین سائیکل مرچنٹ۔ ملتان	۵۰۰۰
	صف دوم	
۶۲	مکرم شیخ نثار احمد صاحب سمن آباد لاہور	۲۰۰۰
۶۳	" چوہدری قاسم علی صاحب خادم جھنگڑ معالم والا ضلع شیخوپورہ	۲۰۰۰
۶۴	" ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب صدر جماعت احمدیہ نوشہرہ کینٹ	۲۰۰۰
۶۵	" بشیر الدین احمد صاحب خاکی اٹک آئل کمپنی راولپنڈی	۲۰۰۰

حل شدہ پرچے جلد واپس بھجوائیں

قائدین علاقائی و ضلع سے درخواست ہے کہ ۲۹ جولائی کو منعقد ہونے والے مرکزی امتحان کے حل شدہ پرچے فوری طور پر مرکز کو واپس بھجوا دیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین کرام توجہ فرمائیں

ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ وفا ختم ہو چکا ہے قائدین توجہ فرمائیں اور اپنی مجلس کی رپورٹ کارگزاری بابت ماہ جولائی جلد مرکز کو ارسال کریں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے
خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غانا میں "نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام" کی غیر معمولی مقبولیت

اسکورے میں مقیم احمدی ڈاکٹر کیلئے آنریری شہری کا نمایاں اعزاز

غانا میں نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے تحت چار ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ دوسرے نمبر پر کھلنے والا ہسپتال مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے اسکورے کی چھوٹی سی بستی میں مارچ ۱۹۷۱ء میں قائم کیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور روحانی توجہ کے نتیجہ میں اس ہسپتال نے دیکھتے ہی دیکھتے غیر معمولی ترقی کی۔ ہر ماہ پانچ سات ہزار مریض علاج کی خاطر دور دراز سے آنے لگے۔ ہر ماہ سو ڈیڑھ سو کامیاب اپریشن ہونے لگے۔ ہسپتال کی توسیع کے لئے اردگرد کی عمارتیں کرایہ پر حاصل کر لی گئیں جہاں اب ۵۰ سے زائد مریض رکھے جا سکتے ہیں۔ بجلی کے لئے جنریٹر لگایا گیا۔ پانی کا انتظام کروایا گیا۔

حضور کی خواہش کے مطابق محترم ڈاکٹر صاحب نے ہسپتال کی مستقل عمارت کے لئے زمین کا وسیع ٹکڑا حاصل کیا مقامی لوگوں کا تعاون حاصل کر کے صاف و ہموار کیا اور ایک بڑے ہسپتال کا نقشہ منظور کروا کر تعمیر کا کام شروع کروایا اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے جواں ہمت ڈاکٹر صاحب کو توفیق مل رہی ہے کہ ہسپتال میں علاج کا کام حسب سابق جاری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تعمیر کا کام بھی کروا رہے ہیں اور ٹھیکیداروں کے نزدیک یہ عمارت ۵ ۱/۲ لاکھ روپے میں بنتی ہے جو کہ مکرم ڈاکٹر صاحب پانچ لاکھ روپے میں مکمل کروانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے اس علاقہ کے لئے جو شاندار کارنامے سرانجام دے رہے ہیں ان سے متاثر ہو کر وہاں کی مقامی کونسل نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے درخواست کی ہے کہ مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب کو اسکورے میں مزید کچھ عرصہ قیام کرنے کی اجازت دی جائے۔

نیز وہاں کے لوگوں نے ۵ر اگست ۱۹۷۳ء کو ایک جشن منایا اور ایک خاص دربار منعقد ہوا جس میں وہاں کا ریجنل کمشنر نارتھ ریجنل کمشنر غانا کچھ دیگر بڑے بڑے پیراماؤنٹ چیف اور غانا کے مختلف شہروں سے بڑے بڑے لوگ شامل ہوئے اور مکرم ڈاکٹر صاحب کو اسکورے کے آنریری شہری کا اعزاز دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ محترم ڈاکٹر صاحب کو یہ اعزاز اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے مبارک کرے اور مزید خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

●

شکریہ احباب

ہمارے ابا جان محترم عبدالرحمٰن جنید ہاشمی صاحب کی اچانک اور ناگہانی وفات پر ربوہ اور بیرون ربوہ کے احباب نے زبانی یا بذریعہ خطوط و تار جس محبت بھرے اور مشفقانہ انداز میں اظہار ہمدردی کیا ہے۔ اس سے ہمارے غمزدہ دلوں کو بڑی تقویت پہنچی ہے۔ والد محترم کے ذاتی دوستوں اور رفقائے کار کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد بھی ہمارے مکان پر تشریف لا کر اظہار ہمدردی کرتے رہے مزید برآں ابا جان کے بعض ایسے غیر از جماعت دوستوں کے تعزیت نامے بھی ہوئے۔ جو زمانہ طالب علمی میں ان کے ساتھ رہے اور سیاست اور ادب میں نام پیدا کر چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس صدمہ جانکاہ کو برداشت کرنے کی ہمت دے اور ان سب دوستوں کو جزائے خیر دے جنہوں نے ہمارے غم میں شرکت کی۔ ہم کوئٹہ کی جماعت کے بھی بے حد ممنون ہیں جنہوں نے والد محترم کی تجہیز و تکفین اور میت کو جلد از جلد ربوہ پہنچانے میں تعاون کیا۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جونہی طبیعت ذرا سنبھلے ان سب احباب معاونین کا فرداً فرداً شکریہ ادا کریں سردست "الفضل" کے ذریعہ اس فرض سے سبکدوش ہوتے ہیں۔ (جاوید ہاشمی۔ نوید ہاشمی۔ پسران محترم جنید ہاشمی صاحب مرحوم)

اہالیانِ سرگودھا اور انتظامیہ کے شکریہ کے ساتھ

ربوہ ۲۰ر اگست۔ جیسا کہ پہلے بھی خبر دی جا چکی ہے۔ دریائے چناب کے مغربی کنارے کا تعلق چونکہ چنیوٹ سے منقطع ہو گیا تھا اس لئے کمشنر صاحب سرگودھا نے عارضی طور پہ ریلیف کے کام کے لئے اس علاقہ کو ڈپٹی کمشنر صاحب سرگودھا کی تحویل میں دے دیا تھا۔

ہمیں یہ بیان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ نہ صرف انہوں نے خود اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا اور علاقے کے عوام سے رابطہ قائم رکھا بلکہ اہالیان سرگودھا بھی ان کی اپیل پر مصیبت زدگان کی امداد کے لئے بڑے خلوص کے ساتھ میدان عمل میں کود پڑے۔ ان میں سے بعض مخیر دوست وقتاً فوقتاً ٹرکوں کے ذریعہ خاصی مقدار میں کھانا بھی بہم پہنچاتے رہے ہیں۔ جو احمد نگر کے علاوہ کھڑکن کیمپ میں تقسیم ہوتا رہا۔

ڈپٹی کمشنر صاحب سرگودھا نے کھڑکن کے محاذ پر سول ڈیفنس کے رضا کاروں کا بھی ایک کیمپ لگوا دیا تھا۔ ان رضا کاروں نے بڑی فرض شناسی اور محنت کے ساتھ متاثرہ افراد کی خدمت کی اور ہمارے رضا کاروں کے ساتھ نہایت عمدہ تعاون اور اخلاق کے ساتھ پیش آتے رہے۔ اس بڑی قومی مصیبت میں باہمی تعاون اور فراخدلی کے جو مظاہرے دیکھنے میں آئے ہیں۔ وہ نہایت حوصلہ افزا ہیں اور اہالیان ربوہ اپنے سرگودھا کے بسنے والے بھائیوں کو ان کے جذبہ خدمت اور تعاون پر سلام اور مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اس کیمپ کے انچارج آغا صفدر علی صاحب بھی خاص طور پہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے تعاون کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔

اعلانِ داخلہ۔ میٹرک کا نتیجہ نکل آیا ہے اور والدین اپنے بچوں کو مزید تعلیم دلوانے کے متعلق سوچ رہے ہیں۔ وہ تمام والدین جو طب سے شغف رکھتے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو طب کی تعلیم کے لئے طبیہ کالج ربوہ میں داخل کرائیں یہ کالج حکومت پاکستان کا منظور شدہ ہے ہوسٹل کا معقول انتظام ہے۔ پراسپکٹس دفتر کالج سے حاصل کریں۔

(پرنسپل)

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

انصار اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوتی ہے امسال مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۹-۱۰-۱۱ر نومبر منعقد ہو گا۔ جو مجالس شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز بھجوانا چاہتی ہوں وہ براہ کرم اپنی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد معین الفاظ میں خوشخط لکھ کر جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ اس امر کی خاص پابندی کی جائے کہ تجاویز مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد مرکز میں بھجوائی جائیں اور تجاویز بھجواتے وقت اس بات کی وضاحت کر دی جائے کہ مجلس عاملہ کے فلاں تاریخ کے اجلاس میں یہ تجاویز پیش ہو کر پاس ہوئیں گزشتہ سال ایک مجلس کی بے احتیاطی کی وجہ سے بڑی بدمزگی پیدا ہوئی تھی۔ زعماء اعلیٰ / زعماء صاحبان کو خاص احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

تجاویز بھجوانے کے لئے آخری تاریخ ۳۰ر ستمبر مقرر کی گئی ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے مجالس انصار اللہ

تمام مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تمام اجتماعات مجالس انصار اللہ جو اگست میں ہونے تھے موجودہ سیلاب کی وجہ سے ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔

پاکستان کے مختلف علاقوں میں حالیہ سیلاب نے بڑی تباہی مچائی ہے ہر جوان ہمت انصار کو چاہیئے کہ وہ مقامی عہدیداروں کی ہدایت کے مطابق بلا امتیاز مذہب و ملت اپنے بھائیوں کی خدمت کریں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵